ارشاد فرمایا: ''جس کسی نے میرے خلیل ﷺ کی طرح کیا، اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔''

اس روایت کے بارے میں محقق علماء کی رائے: علامہ محمد طاہر حنفیؒ کہتے ہیں: **لایصح**

ملا علی قاریؒ، علامہ سخاویؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: **لایصح**

خود مفتی احمد یار خان صاحب نے امام سخاویؒ سے **لایصح** نقل کر کے اس کا ترجمہ کیا: ''یہ حدیث پایہ صحت کو نہ پہنچی۔''

مگر مولوی محمد عمر صاحب کا یہ کمال ہے کہ ''تذکرہ موضوعات'' اور ''الموضوعات الکبیر'' سے حوالے تو نقل کیے، لیکن ''لا یصح'' کا جملہ شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے...... تف ہے اس علمی خیانت اور بد دیانتی پر!

جو چیز وثوق کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اس کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کرنے کی جسارت، پھر اس غلط چیز کو شرعاً صحیح ماننا سنگین جرم ہے اور یہ درجہ اول کی متواتر حدیث ''**من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار**'' کے مطابق جہنم تک پہنچانے والا کبیرہ گناہ ہے۔

☆☆☆☆

میت کیلئے دعاؤں کا تحفہ

یہ تحفہ واقعی فائدہ مند ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث التراث ۲۹/۱۹ میں آچکی ہے۔ اس سے متعلق ایک باطل حدیث بعض خطباء بڑے شدومد سے بیان کرتے ہیں۔ تردید واجتناب کی خاطر اسے تحریر کیا جاتا ہے:

رُوی عن محمد بن جابر بن ابی عیاش المصیصی عن ابن المبارک عن یعقوب بن القعقاع عن مجاهد عن ابن عباس ﷺ مرفوعاً: "ماالميت في القبر إلا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من أب أو أم أو أخ أو صديق . فإذا لحقته كانت أحب اليه من الدنيا ومافيها ، وإن الله عزوجل ليدخل علىٰ اهل القبور من دعاء أهل الارض أمثال الجبال وإن هدية الأحياء إلى الأموات الاستغفار لهم والصدقة عنهم" [شعب الايمان للبيهقي رقم ٣٩ و ٦٤ ، كنز العمال ح: ٤٢٧٨٣]

امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (ت ۷۴۸ھ) نے اسے **منكر جداً** کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال ٧٣٠٠، لسان الميزان ٣٣٩) (أبومحمد عبدالوهاب خان)